عافیت ایک عظیم نعمت ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

صحت وعافیت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے فضل وکرم سے بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے، جن کا شمار ممکن نہیں، اُن بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم تر نعمت ہماری صحت وعافیت بھی ہے، کہ انسان کو اگر دنیا کی تمام تر نعمتیں بھی دے دی جائیں، لیکن اگر اس سے صحت وعافیت کی نعمت چِھن جائے، تو وہ دنیا کی اِن لا تعداد نعمتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، لہٰذا اللہ کے حبیب ﷺ نے اکثر اپنی دعاؤں میں بارگاہِ الٰہی سے صحت وعافیت طلب کی ہے، بلکہ اس کا حکم بھی دیا ہے، حضرت

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں، کہ رسولِ اکرم ﷺ یہ دعا بکثرت مانگا کرتے تھے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الصِّحَّةَ و العافيةَ»[1] "اے اللہ! میں تجھ سے صحت وعافیت کا سوال کرتا ہوں"۔

عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں

برادرانِ اسلام! انسان پر اللہ تعالی کے فضل، احسان اور نعمتوں میں سے عافیت بھی ایک بڑی نعمت ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن رفاعہ رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور کہا: رسول اللہ ﷺ (بھی ہجرت کے) پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر روئے اور فرمایا: «سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ؛ فَإِنَّ أَحداً لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْراً مِنَ الْعَافِيَةِ»[2] "اللہ تعالی سے عفو وعافیت مانگا کرو؛ کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں"۔ ایک اور روایت میں ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «لَمْ تُؤْتَوْا شَيْئًا بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِيَةِ»[3] "تمہیں کلمۂ اِخلاص کے بعد عافیت کی طرح کوئی شے نہیں دی گئی"۔ تو معلوم ہوا کہ دنیا وآخرت میں ملنے والی خیر میں عافیت سب سے بڑی نعمت ہے۔

---

(١) "مكارم الأخلاق" للخرائطي، ر: ٨، ١/ ١٠.

(٢) "سنن الترمذي" [باب «سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ»]، ر: ٣٥٥٨، صـ٨١١.

(٣) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي بكر الصديق، ر: ١٠، ١/ ١٩.

عافیت کیا ہے؟

محترم بھائیو! ہر وہ چیز جو انسان کو اس کے دین ودنیا کے لیے نقصان دہ ہو، اس سے بچاؤ اور سلامتی عافیت ہے، اللہ تعالیٰ جس کی خطاؤں کو مٹا دے، تو یہ اس کے دین کے لیے عافیت ہے، اور جسے مشکلات سے محفوظ رکھے، تو یہ اس کے لیے دنیا میں عافیت ہے، رحمتِ عالمیان ﷺ اللہ عزّوجلّ سے عافیت کی دعا کرتے تو یوں عرض کرتے: «اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي! اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي! اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي!»[1] "اے اللہ! میرے بدن کو عافیت عطا فرما، مولا! میری سماعت میں عافیت عطا فرما، الٰہی! میری نظر میں عافیت عطا فرما"۔

حضور اکرم ﷺ دن کی ابتداء ان دعاؤں سے فرماتے، آپ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ العَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ! اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ!»[2] "مولا! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی کا سوال کرتا ہوں، الٰہی! میں تجھ سے درگزر اور اپنے دین ودنیا، اور اپنے اہل ومال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں"۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نعمتِ عافیت کی قدر سکھائی، اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو وصیت فرمائی، کہ اپنے دن کا اختتام اللہ عزّوجلّ سے عافیت کا سوال کرتے ہوئے کیا کریں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو حکم فرمایا، کہ جب اپنی آرام گاہ کی طرف جاؤ تو یوں کہا کرو! «اللّٰهُمَّ

---

(١) "سُنن أبي داود" كتاب الأدب، بابُ في التسبيح عند النوم، ر: ٥٠٩٠، صـ٧١٦.

(٢) "سُنن أبي داود" كتاب الأدب، بابُ ما يقول إذا أصبح، ر: ٥٠٧٤، صـ٧١٣.

خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا! لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا! إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا! وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا! اللَّهُمَّ [إِنِّي] أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ!»[1] "اے اللہ! تونے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور تو ہی مَوت دے گا، مَوت وحیات تیرے ہی ہاتھ میں ہے، اگر تو زندہ رکھے تو اس کی حفاظت بھی فرما، اور اگر مَوت دے تو مغفرت فرما، الٰہی! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں"۔

دنیا میں صحت وعافیت کا ملنا بہت بڑی سعادت مندی وکامیابی ہے

عزیزانِ گرامی قدر! بیماریوں، رَنج وغم سے نَجات پاکر، صحت وعافیت کا ملنا، دنیا میں بہت بڑی سعادت مندی وکامیابی ہے، رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِناً فِي سِرْبِهِ، مُعَافى فِيْ جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا»[2] "جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کا دل مطمئن اور جسم تندرست ہو، اس کے پاس دن بھر کے گزر بسر کا سامان ہو، تو گویا وہ ایسا ہے جیسے اُس کے لیے دنیا بھر کی نعمتیں جمع کر دی گئیں"۔

ہم نعمتِ عافیت کی حفاظت کیسے کریں؟

میرے بزرگو ودوستو! اللہ تعالی کے اَحکام پر عمل کرنے، اس کی منع کردہ اشیاء اور مشتبہات سے اجتناب کرنے سے انسان کو دینی عافیت وسلامتی حاصل ہوتی ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «مَا أَحَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا

(١) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء، ر: ٦٨٨٨، صـ١١٧٨، ١١٧٩.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب الزهد، ر: ٢٣٤٦، صـ٥٣٦.

سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ، فَاقْبَلُوا مِنَ اللهِ العَافِيَةَ؛ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا»[1] "اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو حلال فرمایا وہ حلال ہے، اور جو حرام فرمایا وہ حرام ہے، اور جس چیز سے سُکوت فرمایا اس میں تمھارے لیے عافیت ہے، تو اللہ تعالی کی طرف سے عافیت کو خوشی سے قبول کرو! کہ اللہ تعالی نے بُھول کر سُکوت نہیں فرمایا"، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: «﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾»[2] "حضور ﷺ کا رب تعالی بھولنے والا نہیں"۔

اللہ تعالی سے عافیت کی امید کرنے والے

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا، نعمتِ عافیت میں دوام کا باعث ہے؛ کیونکہ شکر نعمتوں میں اضافہ کرتا، اور عافیت کی حفاظت کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لله الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي، وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي، وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ»[3] "جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو یوں کہے: اللہ کا شکر ہے جس نے میرے بدن کو عافیت بخشی، میرے جسم میں رُوح لَوٹائی، اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی"۔ تاکہ اس دن کی شروعات نعمتِ عافیت پر اللہ تعالی کے شکر سے ہو۔

---

(١) "المستدرك" كتاب التفسير، تفسير سورة مريم، ر: ٣٤١٩، ٤/ ١٢٨٣.

(٢) پ١٦، مريم: ٦٤.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب الدعوات، ر: ٣٤٠١، صـ٧٧٦.

دنیاوآخرت کے لیے عافیت

عزیز دوستو! یقیناً طلبِ عافیت اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں کے حصول کا اہم ذریعہ ہے، اللہ تعالی کے دائمی لُطف وعافیت کا اعتراف ہے، اور یہ عمل اللہ عزّوجلّ کو محبوب ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالی سے طلبِ عافیت کی کثرت کریں؛ کہ یہ ایک بہترین دعا ہے، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلَ مِنَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»[1] "بندے کی دعاؤں میں افضل ترین دعا یہ ہے کہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیاوآخرت میں عافیت مانگتا ہوں"۔ مصطفی جانِ رحمت ﷺ زوالِ نعمت سے پناہ چاہتے، اور عافیت طلب کیا کرتے اور عرض کرتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ! وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ! وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ! وَجَمِيعِ سَخَطِكَ!»[2] "اے اللہ! میں نعمت کے زوال، عافیت چِھن جانے، تیری طرف سے ناگہانی عذاب، اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

سرکارِ دوعالَم ﷺ اپنے صحابہ کو سکھاتے، کہ وہ اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کیا کریں، اور جب کوئی آدمی اسلام لاتا تو اسے نبئ کریم ﷺ نماز کی تعلیم فرماتے، پھر اسے حکم دیتے کہ وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرے: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ»[3]

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، ر: ٣٨٥١، صـ٦٤٩.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الرقاق، ر: ٦٩٤٣، صـ١١٨٧.

(٣) "صحيح مسلم" باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ر: ٦٨٥٠، صـ١١٧٢.

"اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے روزی دے"۔ ایک شخص نبئ کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! جب میں اپنے رب تعالی سے مانگوں تو کیا کہوں؟ نبئ رحمت ﷺ نے فرمایا: «قُلِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي!» "یوں کہا کرو: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت اور رزق عطا فرما"، پھر نبئ اکرم ﷺ نے فرمایا: «فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ»[1] "یہ کلمات تمھارے لیے دنیا وآخرت کی نعمتوں کو جمع کر دیں گے"۔

سرکارِ اَبد قرار ﷺ نمازِ وتر میں یوں دعا فرماتے: «اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ! وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ!»[2] "الٰہی! مجھے بھی ہدایت والوں کے ساتھ ہدایت دے، اور مجھے بھی عافیت والوں کے ساتھ عافیت عطا فرما"۔

حضرت سیّدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے جو میں اللہ تعالی سے مانگا کروں، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «سَلِ اللهَ الْعَافِيَةَ!» "اللہ تعالی سے عافیت مانگا کرو!" حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: چند روز بعد میں دوبارہ حاضرِ خدمت ہوا اور وہی سوال کیا: یارسولَ اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے جو میں اللہ تعالی سے مانگا کروں، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللهِ!

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء، ر: ٦٨٥١، صـ١١٧٣.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الوتر، باب القنوت في الوتر، ر: ١٤٢٥، صـ٢١٣.

سَلِ اللهَ الْعَافِيَةَ فِيْ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ!»[1] "اے عبّاس اے میرے چچا! اللہ تعالی سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگا کرو!"۔

اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے دین، اپنی جان اور اپنے اہل کے بارے میں عافیت کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(١) "سنن الترمذي" بابٌ في فضل سؤال العافية والمعافاة، ر: ٣٥١٤، صـ٨٠١.